اخبار الجامعہ

ترتیب: نثار اللہ نثار

''یتیم'' وہ منحوس لاحقہ ہے۔ جو جس نام کے ساتھ بھی لگ جائے۔ زندگی بھر دکھ درد، رنج والم، کسمپرسی، غربت وافلاس اور تاریکیاں اُس کا مقدر بن جاتی ہیں۔ معاشرہ اس سے متعلق اپنی ذمہ داری پوری کرنا تو کجا اکثر وبیشتر اس کے ساتھ حد درجہ سنگدلی وسفاکی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ معاشرہ کا یہی منفی اور نامناسب رویہ ''یتیم'' کی شخصیت کی شکست وریخت اور انتشار میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ نفرت، محرومی، اور مجبوری ومحتاجی کے تھپیڑے کھا کھا کر جب ''یتیم'' ہوش سنبھالتا ہے تو اس کے اندر انتقام کا جذبہ ایک لاوا بن کر جوش میں آتا ہے۔ نتیجتاً ''یتیم'' معاشرہ کا تعمیری، روشن دماغ اور مثبت سوچ رکھنے والے فرد کے بجائے ناسور بن جاتا ہے۔

حضرت شاہ صاحب مرحومؒ نے کچھ ایسے ہی مناظرہ دیکھ کر یتیموں کے بارے میں بارہا سوچا ہوگا تب ان کی یہ سوچیں دارالمحبہ للایتام کی صورت میں ڈھل گئی۔ انہوں نے یتیموں کو بیک وقت باپ کی شفقت بھی دی اور ماں کی مامتا بھی۔ وہ اُن کے شفیق اُستاد بھی تھے اور مہربان مربّی بھی۔ فجر کی نماز کے فوراً بعد دارالمحبہ للایتام تشریف لاتے۔ بچوں اور ان کے اساتذہ کی خیریت معلوم کرتے ہر ہر درس میں جاتے بچوں اور ان کے اساتذہ کے مسائل دریافت کرتے۔ حل طلب مسائل کے حل کیلئے فوری اِقدامات کرتے۔ بیرونی اَسفار پر جاتے وقت مغرب کی نماز اکثر وبیشتر دارالمحبہ للایتام کی مسجد میں پڑھتے۔ اساتذہ کو ضروری ھدایات دیتے۔ بچوں کو دل لگا کر پڑھنے کی تلقین کرتے۔ اُن کی دعائیں لیتے۔ رُخصت کے وقت فرداً فرداً ہر بچے سے مصافحہ کرتے اور پیار کرتے۔ یہی وجہ تھی ان کا یہ معمول تادم آخریں برابر جاری رہا۔ کہ ان کی زندگی ہی میں بچوں کی ایک کثیر تعداد نے اوسط درجے کی عصری تعلیم حاصل کی۔ حافظ قرآن بھی بنے۔ ٹیلرنگ الیکٹریشن اور کمپیوٹر اپریٹنگ میں سے اپنی پسند ورجحان کے مطابق فنی تربیت بھی حاصل کی۔ حضرت شاہ صاحب مرحومؒ نے جو شجر کاشت کیا تھا صدقہ جاریہ کے طور پر وہ آج بھی پھل دے رہا ہے اور خوب دے رہا ہے۔

☆ حسب سابق امسال بھی موسمِ گرما کی تعطیلات میں معمول کے اَسباق اور دیگر سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ فنی کورسوں سے استفادہ کرتے ہوئے تربیت مکمل کی۔ کورسوں میں ان کا ذوق وشوق اور محنت دیدنی تھا۔

☆ معاشرے کے اِس محروم طبقے کو دارالمحبہ نے اپنی آغوش میں لیا ہے۔ اب کے بار بھی ان کو عید کی خوشیاں سمیٹنے کیلئے بھرپور اقدامات کیے گئے تھے۔ ان کو نقد عیدی کے ساتھ نئے ملبوسات دیے۔

☆ گذشتہ کئی سالوں سے سالانہ بنیاد پر بچوں کے حفظ القرآن کی تکمیل پر دستار بندی کی جاتی ہے۔ اِس سال 4 ایتام نے قرآن پاک حفظ مکمل کیا۔ حفظ کے ساتھ میٹرک کا امتحان بھی پاس کیا۔ اور فنی تربیت بھی مکمل کی۔

☆ غرباء مساکین اور نادار افراد کی پرورش ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ مساکین کو کھانا کھلانے کی احادیث نبویؐ میں بڑی

فضیلت آئی ہے۔ رمضان المبارک میں ان کو یاد رکھنے کی یہ فضیلت مزید بڑھ جاتی ہے جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان بنوں کی شروع دن سے روایت رہی ہے کہ وہ مرکز میں موجود مسافر طلبہ اور علاقے کے ناداروں کے لئے افطاری کا انتظام کرتا ہے۔ اب کے بار بھی مہینہ بھر افطاری کا یہ منظر برابر دیکھنے کو ملا۔ علاقے کے عوام کی اکثریت نے اِس پروگرام سے استفادہ کیا۔

☆ قرآن کا پیغامِ شفاء اور قرآنی تعلیمات کو عام کرنے کیلئے علماء اور مدارسِ دینیہ کو ہمیشہ سے کمر بستہ پایا گیا بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ مدارس وجامعات کا قیام کتبِ دینیہ کی تصنیف وتالیف، رسائل وجرائد کی اشاعت، انفرادی واجتماعی کاوشوں اور ممبر ومحراب کی تمام ترسعی کا حاصل اور مدعا قرآنِ کریم ہی کی خدمت اور اس کے پیغام کی ابلاغ کی مختلف صورتیں ہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ جامعہ المرکز الاسلامی اپنے یومِ تاسیس سے یہ بھی خصوصیت رکھتا ہے کہ طلبہ کے تعطیلات (رمضان، شعبان) میں بھی خدمتِ قرآن کا مبارک کام ترجمہ قرآن کی صورت جاری رہتا ہے۔ یہ خدمت حضرت مولینا محمد علی صاحب اپنے مخصوص انداز میں بڑی محنت اوخوبصورتی کے ساتھ انجام دیتے چلے ار ہے ہیں۔ اِس سال بھی اُن کے ترجمۂ قرآنِ پاک سے مسافر طلبہ اور عامتہ الناس نے استفادہ کیا۔

☆ المرکز پبلک سکول کا نام پبلک سکولوں کی دُنیا میں اب محتاج تعارف نہیں۔ اِس سکول کے قیام کا مقصد بنیادی طور پر ایتام کو عصری تعلیم کے زیور اسے آراستہ کرنا ہے مگر اب اس کے خدمات کا دائرہ کافی پھیل چکا ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا کے جنوبی اضلاع اور فاٹا کے علاقے میں المرکز الاسلامی کے ایتام نصاب کو نہایت پسندیدگی سے دیکھا جاتا رہا۔ اور اکثر والدین کی خواہش رہی کہ ایتام کی طرح ان کے بچے بھی دینی ودنیوی دونوں طرح کے علوم سے بہرہ ور ہوں تاکہ مستقبل میں وہ معتدل شخصیت کے حاملِ افراد بنے۔ لہٰذا والدین کے مطالبے اور پرزور اصرار پر "اپنی مدد آپ" کے اصول کے تحت ایسے طلبہ کیلئے بھی تعلیمی سہولت موجود ہے جنکے والدین حیات ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ملحقہ آبادی کی بھی خدمت ہو رہی ہے۔ انتہائی کم فیس، دینی اور خوشگوار ماحول، تربیت یافتہ اور تجربہ کار عملہ، کشادہ عمارت، وسیع کھیل کا میدان اِس سکول کے خصوصیات میں سے ہیں۔ یہ سکول اِس مقصد کے حصول کیلئے کوشاں ہے کہ مستقبل کے نسلوں کو صالح اور باعمل مدرسین اور معاشرے کو صاف ستھرے دل ودماغ کے افراد کار فراہم ہوں۔ سکول موسمِ گرما کی تعطیلات کے بعد کھل گیا ہے۔ پڑھائی زور شور سے جاری ہے۔ پرنسپل حاجی اسلام الدین دلگیر صاحب نے اپنی اور سٹاف کی صلاحیتوں سے بھرپور کام لینے کیلئے کمر کس دی ہے۔

☆ گذشتہ دنوں جامعہ المرکز الاسلامی اور مؤقر روزنامہ اوصاف کے اشتراک سے اہم سیمینار ہوا۔ سیمینار کا موضوع تھا "صاف پانی اور صحت"۔ اِس سیمینار میں چیدہ چیدہ ائمہ مساجد، خطباء اور علماء نے شرکت کی۔ سیمینار (اجلاس) کا افتتاح حافظ محمد طاہر امام مسجد امین کلہ نے کلام پاک کی تلاوت سے کیا۔

اس کے بعد میزبان مولانا نور خالق شاہ نائب مہتمم المرکز الاسلامی نے افتتاحی کلمات پیش کیں۔ جس میں انہوں نے آمدہ مہمانان اور شرکاء سیمینار کا شکریہ ادا کیا۔ اور پانی صاف رکھنے اور صحت ایک عظیم نعمت قرآن سنت کی روشنی میں پیش کی۔ اور شرکاء سے اپیل کی۔ کہ وہ

یہ پیغام دوسروں کو پہنچائے۔اس کے بعد مولانا شمس الدین نے بڑی واضح اور دلائل سے ثابت کیا۔ کہ ذمہ داری درآصل علماء کرام کی ہے۔ان کو آگے آنا چاہئے اور لوگوں کو صفائی اور پانی کے پینے کی حفاظت کی تلقین کرنا چاہیے۔اپ نے واضح کیا۔ کہ یہ کتنی شرم کی بات ہے۔ کہ ہم علماء ہوتے ہوئے بھی دین سے بے خبر ہیں اور غافل ہے۔یہ علماء کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ قوم کو صحت وصفائی اور صاف شفاف پانی پینے کی اہمیت اور افادیت سے آگاہ کریں۔اس کے بعد اوصاف کے ایک اور نمائندے نے اس موضوع کو زیرِ بحث لاکر پانی کو صاف رکھنے کے طریقے، گندے پانی کے نقصانات اور اس سے ممکنہ پیدا ہونے والی بیماریوں کا تفصیل سے ذکر کیا۔آخر میں مولانا نور خالق شاہ صاحب نائب مہتمم جامعہ ایک بار پھر مجمع سے مخاطب ہو کر اختتامی دُعا فرمائی اور سیلاب زدگان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے خصوصی دُعا فرمائی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿دُعائے صحت کے اپیل﴾

لاڑکانہ سندھ پاکستان کی عظیم دینی اور علمی درسگاہ جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن والحدیث کے ناظم اعلی، جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے سیکریٹری جنرل اور پاکستان کے ایوان بالا یعنی سینیٹ کے رکن ڈاکٹر خالد محمود سومرو گذشتہ ماہ رمضان میں ایک حدثے میں شدید زخمی ہوگئے ہیں۔آج کل لاڑکانہ میں زیر علاج ہیں۔ جملہ قارئین کرام سے اُن کی جلد صحت یابی کیلئے دُعاوٴں کی گزارش ہے۔(ادارہ)